سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ جون بوقت ۸½ بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ شام کے قریب کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند دیر سے آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اصلاح وارشاد کے کام کیلئے مخلصین کی فوری ضرورت

اصلاح وارشاد کے کام کے لئے ایسے مخلصین کی فوری ضرورت ہے جو اس کام کے لئے اپنے آپکو کم از کم تین ماہ کے لئے آنریری طور پر وقف کریں۔ ایسے واقفین تحریری اطلاع بتوسط و تصدیق صدر یا امیر صاحب جلد نظارت ہذا میں بھجوائیں تاکہ انہیں کام پر متعین کیا جا سکے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی جس رنگ میں تربیت فرمائی اسکی کوئی مثال نہیں ملتی

مربّی جس قدر قوی التاثیر اور کامل ہوتا ہے ویسا ہی اسکی تربیت کا اثر مستحکم اور مضبوط ہوتا ہے

"اب دیکھو کہ ان صفات اربعہ (رب العالمین - الرحمٰن - الرحیم - مالک یوم الدین) کا عملی نمونہ صحابہؓ میں کیسا دکھایا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو مکہ کے لوگ ایسے تھے جیسے بچہ دودھ پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ گویا ربوبیت کے محتاج تھے۔ وحشی اور درندوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی طرح دودھ پلا کر انکی پرورش کی۔ پھر رحمانیت کا پرتو کیا۔ وہ سامان دیئے کہ جن میں کوشش کو کوئی دخل نہ تھا۔ قرآن کریم جیسی نعمت اور رسول کریمؐ جیسا نمونہ عطا فرمایا۔ پھر رحیمیت کا ظہور یوں دکھلایا کہ جو کوششیں کیں ان پر نتیجے مترتب کئے۔ ان کے ایمانوں کو قبول فرمایا اور نصاریٰ کی طرح ضلالت میں نہ پڑنے دیا بلکہ ثابت قدمی اور استقلال عطا فرمایا۔ کوشش میں یہ برکت ہوتی ہے کہ خدا ثابت قدم کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں کوئی مرتد نہ ہوا۔ دوسرے نبیوں کے احباب میں ہزاروں ہوتے تھے۔ حضرت مسیحؑ کے تو ایک ہی دن میں پانسو مرتد ہو گئے اور جن پر بڑا اعتبار اور وثوق تھا ان میں سے ایک نے تو تیس درہم لے کر پکڑوا دیا اور دوسرے نے تین بار لعنت کی۔

بات دراصل یہ ہے کہ مربّی کے قویٰ کا اثر ہوتا ہے جس قدر مربّی قوی التاثیر اور کامل ہوگا۔ ویسی ہی اس کی تربیت کا اثر مستحکم اور مضبوط ہوگا۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۱۹ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ایک عرصہ سے بہت ناساز چلی آ رہی ہے۔ انتڑیوں اور معدے میں سوزش نیز گھبراہٹ اور بے چینی کے علاوہ کچھ دنوں سے ایک نئی تکلیف بھی لاحق ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ پروسٹیٹ بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے مثانہ سارا پیشاب خارج نہیں کرتا اور پیشاب کا کچھ حصہ مثانہ کے اندر ہی رہ جاتا ہے جو سخت بے چینی کا موجب ہے۔ کمزوری اور گھبراہٹ بہت ہے۔

احباب جماعت ان ایام میں خاص التزام توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ضروری اعلان

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے ریزولیوشن ۱۰-F / ۱۶/۶/۶۳ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اجازت دی ہے کہ وہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی اشاعت کے لئے خدام اور دیگر احباب جماعت سے گیارہ ہزار روپے تک کی رقم بطور چندہ جمع کر سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں احباب جماعت مرکزی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں وہاں اپنے خدام بھائیوں کا بھی خیال رکھیں۔

خاکسار:- مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۶۳ء

صرف اسلام ہی عالمگیر دین ہے

بعض لوگ موجودہ عیسائیت کی تبلیغی مہمات اور ہر ملک بلکہ ہر شہر میں ان کے مشن اور خدمت خلق کے ادارے دیکھ کر یہ غلط نتیجہ نکالتے ہیں کہ عیسائیت بھی اسلام کی طرح ایک تبلیغی دین ہے جو تمام دنیا کے انسانوں کیلئے پیغام رکھتا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف قرآن کریم کے مطابق بلکہ اناجیل اربعہ کے مطابق بھی صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی زندگی میں کبھی کسی غیر قوم کو تبلیغ نہیں کی اور نہ خدا تعالیٰ نے بادشاہت کا پیغام ان کو دیا ہے بلکہ صاف صاف لفظوں میں کئی بار اس امر کا اظہار کیا ہے کہ آپ صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور لڑکوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈالنا صحیح نہیں سمجھتے۔

اس طرح آپ صرف بنی اسرائیلی سلسلہ نبوت کے نبی اللہ تھے۔ آپ بے شک بنی اسرائیل کے لئے رحمت تھے مگر آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح کافۃ الناس کے لئے پیغامبر نہیں تھے اور نہ آپ آپؐ کی طرح رحمۃ للعالمین تھے۔ تاہم آپ کے بعد آپ کے شاگردوں نے بعض حالات کی وجہ سے اجتہادی غلطی کھائی اور آپ کی خوشخبری غیر اقوام کو دینے کے لئے مہم شروع کی۔ آپ کے شاگردوں کا رخ قدرتاً یونان اور روم کی طرف تھا کیونکہ فلسطین پر رومنوں کی حکومت تھی اور یونان بھی رومی حکومت کا ہی ایک حصہ تھا۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگردوں کی یہ اجتہادی غلطی نیک نیتی پر مبنی تھی اور ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایسی اجتہادی غلطی ایک لحاظ سے منشاء الٰہی کے خلاف بھی نہیں تھی۔

آپ سے چند سو سال پہلے گوتم بدھ علیہ السلام بھی دراصل برہمنزم کی غلطیاں دور کرنے کے لئے ہندوستان میں مبعوث ہوئے تھے اور آپ کے بعد برہمنوں کی سخت مخالفت کی وجہ سے آپ کے بعد آپ کے پیروؤں نے بھی بعینہٖ وہی اجتہادی غلطی کھائی تھی اور برہمنزم کے ماننے والوں کو چھوڑ کر غیر قوموں کی طرف راجع ہو گئے تھے۔ ہمیں اس تعلق میں بھی یہ یقین ہے کہ یہ بھی منشاء الٰہی کے خلاف نہیں تھا۔

گوتم علیہ السلام نے قبل مسیح اور بعد مسیح علیہ السلام نے آج سے دو ہزار سال پہلے اپنی اپنی قوم کی اصلاح کے لئے کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنی اپنی قوم کو پہنچایا۔ لیکن ہر دو کی صورت میں اپنی قوم نے سخت مخالفت کی اور دونوں کے پیرو اپنی اپنی قوم سے مایوس ہو کر دوسری اقوام کی طرف متوجہ ہوئے۔ چنانچہ اگرچہ گوتم کا اثر مغرب کی طرف بھی عرب ممالک تک پہنچا مگر اس کے پیروؤں نے حقیقی کامیابی مشرقی اقوام میں ہی حاصل کی چنانچہ جزائر الہند چین اور جاپان تک گوتم کا دین پھیل گیا چنانچہ ان ملکوں میں آج بھی سب سے بڑی تعداد بدھوں کی ہے۔ دوسری طرف موجودہ عیسائیت نے مغرب کی طرف رخ کیا اور موجودہ صورت میں تمام یورپ اور شمالی افریقہ میں پھیل گئی۔

اگرچہ بدھ ازم اور عیسائیت فی الاصل تبلیغی دین اس معنی میں نہیں ہیں کہ اپنی قوم کے علاوہ دوسری اقوام تک بھی ان کا پیغام پہنچانا لازمی تھا تاہم دونوں مذاہب نے بگڑی ہوئی صورت میں اپنے اپنے حلقہ میں اقوام مشرق و مغرب کو متاثر کیا۔ دونوں کی یہ اجتہادی غلطی جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے الٰہی منشاء کے خلاف نہیں تھی کیونکہ ان دونوں کے بعد ایک ہمہ گیر دین نازل ہونے والا تھا جس کا اثر تمام اقوام عالم پر یکساں طور سے ہونا تھا اور یہ ہمہ گیر دین اسلام ہی ہے۔ اسلام نہ صرف بنی اسرائیل یا بنی اسمٰعیل کے لئے ہے اور یہ نہ صرف ہندوؤں کے لئے ہے بلکہ تمام مشرق و مغرب کی اقوام کے لئے نازل ہوا ہے۔ اسلام کی کتاب اسلام کا رسول تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت ہے۔ اور اسلام کا خدا تعالیٰ نہ صرف یہودیوں کا یہوواہ ہے اور نہ صرف ہندوؤں کا پرمیشر ہے بلکہ رب العالمین ہے۔ اگرچہ حضرت گوتم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام وحدانیت کی تعلیم ہی دینے کے لئے مبعوث ہوئے لیکن چونکہ دونوں کے زمانوں میں تمام دنیا بت پرستی کے چنگل میں گرفتار تھی

اس لئے دونوں کے بعد ان کے پیروؤں نے حقیقی دین میں مصلحت وقت کے مطابق ترامیم کر لیں تا کہ وہ اپنا پیغام ان اقوام کے علاوہ جن کے لئے دونوں مبعوث ہوئے تھے غیر اقوام کو پہنچائیں۔ دونوں صورتوں میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ مختلف بتوں کو جن کو اس وقت اقوام عالم پوج رہی تھیں چھوڑ کر صرف ایک بت کی پوجا کریں۔ چنانچہ بدھوں نے حضرت گوتمؑ کے مجسمے جگہ بجگہ نصب کر دئے اور ان مجسموں میں ایک ایسی روحانی شان بھرنے کی کوشش کی کہ آج بھی ان کو دیکھ کر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔

ہندوؤں میں بت پرستی اگرچہ قدیم سے چلی آتی تھی مگر اس کو زیادہ فروغ جینی مت کے ذریعہ حاصل ہوا۔ برہمنوں نے ان کے اثر سے اپنے دیوتاؤں کے بت ہر جگہ نصب کر دئے۔ اس کے خلاف بدھوں نے صرف حضرت گوتم کے بت نصب کئے جس کا اثر یہ ہوا کہ عوام جو مختلف بتوں کو پوجتے تھے صرف ایک بت کے پرستار بن گئے۔ یہی عمل عیسائیوں کے ذریعہ مغرب میں ہوا۔ مغرب کے عوام جو پہلے بوقلموں بتوں کے پجاری تھے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بت کے گرد جمع ہو گئے جس سے موجودہ عیسائیت نے جنم لیا۔ عیسائیوں نے اگرچہ الوہیت کا کچھ حصہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کو بھی بانٹ دیا مگر فی الحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بت اور تصاویر ہی ان کی عقیدت کا مرکز رہے ہیں۔

دونوں کے پیروؤں نے جو اجتہادی غلطیاں کیں ان کا ایک یہ اچھا نتیجہ ہوا کہ مشرق و مغرب میں نہ صرف مختلف بتوں کی جگہ ایک ہی بت کی پرستش ہونے لگی بلکہ ساتھ ہی مبہم صورت میں واحد خدا تعالیٰ کا تصور بھی مختلف اقوام میں اجاگر ہو گیا۔ اس طرح مشرق و مغرب کی اقوام اسلام کی وحدانیت کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئیں جو ایک بہت عظیم فائدہ ہے۔ چنانچہ آج اسلام کی موحدانہ تعلیم کا یہ اثر ہے کہ بڑی بڑی بت پرست اقوام بھی اپنے اپنے بتوں کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ گویا یہ بت صرف واحد خدا تعالیٰ کی مختلف صفات کے مظاہر ہیں۔

الغرض بدھ ازم اور عیسائیت فی الاصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے قطعاً ایسے تبلیغی مذاہب نہیں ہیں جن کا پیغام تمام اقوام عالم کی نجات کا باعث ہو سکتا ہے۔ حضرت گوتمؑ اور حضرت عیسیٰؑ صرف اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوئے تھے لیکن چونکہ ان دونوں کے بعد فی الحقیقت ایک عالمگیر دین تمام دنیا کے انسانوں کیلئے نازل ہونے والا تھا اس لئے دونوں کے ماننے والوں نے یہ اجتہادی غلطی کھائی کہ گویا ان کے پیشوا عالمگیر پیغام لے کر مبعوث ہوئے ہیں اور ان کا فرض ہے کہ ان کا عالمگیر پیغام دنیا کی اقوام کو پہنچایا جائے۔ اس اجتہادی غلطی سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ دنیا میں بت پرستی کے محلات متزلزل ہو گئے اور ان کی جگہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں صرف دو عظیم بت کھڑے ہو گئے جن کو گرانا اسلام کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں موجودہ عیسائیت کی سخت تردید کی گئی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ کو خدا بنانے والوں کی سخت مذمت کی گئی ہے۔

المختصر اسلام کی الکتاب قرآن مجید نے موجودہ عیسائیت کی مثال دے کر حقیقی دین جس کی بنیاد وحدانیت باری تعالیٰ پر ہے پیش کیا ہے۔ اس طرح اسلام ہی ایک دین ہے جو تمام اقوام عالم کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ بدھ ازم اور عیسائیت اپنے حق سے غیر اقوام کے لئے تبلیغی دین نہیں ہیں۔ غیر اقوام میں ان کی تبلیغی جدوجہد ان کے ماننے والوں کی اجتہادی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ عالمگیر دین صرف اسلام ہی ہے اور اگر مسلمان آج اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کریں تو یہ دین آج تمام اقوام عالم میں پھیل سکتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے اوپر وضاحت کی ہے مشرق و مغرب میں ان دونوں مذاہب کے پیروؤں نے اقوام کو ایک بڑی حد تک اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار کر دیا ہے۔ ان کے بتوں کو توڑنا اب کچھ بھی مشکل نہیں صرف مسلمانوں کے بیدار ہونے کی دیر ہے۔ یہ کام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شروع کر دیا ہے اور جماعت احمدیہ جو آپ نے الٰہی حکم سے کھڑی کی ہے تمام اقوام عالم میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر میدان میں فتح حاصل کر رہی ہے ٭

مسلمان بائبل کے کن حصّوں کو محرّف مانتے ہیں اور کیوں؟

ایک پادری صاحب کے سوال کا تفصیلی جواب

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

عیسائیت کے بنیادی عقیدہ الوہیت مسیح پر جو تحریری مناظرہ پادری عبدالحق صاحب اور خاکسار کے درمیان ہوا تھا اور جسے "تحریری مناظرہ" کے عنوان سے شائع کیا جاچکا ہے۔ اسے اب عیسائی حلقوں میں توجہ اور غور سے پڑھا جا رہا ہے اس مناظرہ میں تحریف بائیبل کا محض ضمنی طور پر مختصر ذکر ہوا ہے۔ اس حصہ کو پڑھ کر فیروزوالا ضلع گوجرانوالہ کے پادری ایلس ایس ل صاحب نے ایک رجسٹری چٹھی مجھے لکھی ہے۔ اور "تحریری مناظرہ" ص۱۳۹ کے مندرجہ ذیل اقتباس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میں نے لکھا تھا:۔

"ہمارے لئے اناجیل کا لفظ لفظ حجت نہیں۔ حضرت موسےٰ یا حضرت عیسےٰ پر نازل شدہ کلام الٰہی تو ضرور حجت ہے۔ مگر پولوس ایسے غیر حواری کے سب کلمات وحی قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ چونکہ ہم بائیبل کو محرف کتاب مانتے ہیں اس لئے اس کے غیر صحیح حصے ہم پر حجت نہ ہوں گے۔ البتہ چونکہ تثلیثی پادری صاحبان ساری بائیبل کو خطوط وغیرہ سمیت الہامی کلام مانتے ہیں۔ اس لئے ان پر ہر ہر لفظ حجت ہے۔ اور ہمیں اس کے پیش کرنے کا حق ہے۔" (ص۱۳۹)

اس اقتباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پادری ایلس صاحب دریافت کرتے ہیں کہ بائیبل کے وہ کونسے حصے ہیں جنہیں مسلمان محرف یقین کرتے ہیں اور کیوں؟

اس سوال کا جواب کافی تفصیل چاہتا ہے اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اخبار الفضل کے ذریعہ اس سوال کا تفصیلی جواب شائع کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک پادری ایلس صاحب کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ عیسائیت اور اسلام میں ایک فیصلہ کن مسئلہ ہے۔ عیسائی پادری عام طور پر اپنے عقائد کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کی طاقت نہ پاکر کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہماری عقل میں یہ بات آئے یا نہ آئے ہم اسے عقلی دلائل سے ثابت کرسکیں یا نہ کرسکیں۔ لیکن چونکہ کتاب مقدس میں یہ لکھا ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہمیں یہی عقیدہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اب اگر یہ ثابت کردیا جائے کہ جس "کتاب مقدس" کے حرف حرف کو الہامی سمجھا جا رہا ہے۔ وہ ایک تحریف شدہ کلام ہے اور اس میں غلط اور صحیح باتیں جمع کردی گئی ہیں۔ تو اس پر اعتماد کرنا اور اسے اپنے عقائد کی بنیاد قرار دینا سراسر نادرست ہوگا۔ نیز تحریف بائیبل کا مسئلہ اس لئے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ قرآن مجید نے نہایت صراحت کے ساتھ دعوےٰ فرمایا ہے کہ یہودی اور عیسائی اپنی کتابوں میں تحریف کرتے ہیں۔ اپنے وضع کئے ہوئے الفاظ کو خدا کا کلام ٹھہراتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے کلمات میں ادل بدل کرتے ہیں یہاں تک فرمایا۔

یحرفون الکلم عن
مواضعہ ونسوا حظاً
مما ذکروا بہ ولا تزال
تطلع علیٰ خائنۃ منھم
الا قلیلاً منھم
(المائدہ ۱۳)

کہ ان میں سے چند لوگوں کے استثنا کے ساتھ عام طور پر خیانت کرنے والے لوگ پائے جائیں گے۔ قرآن مجید کے اس دعوے کے اثبات کے لئے بھی ہمارا فرض ہے کہ بائیبل پر ایک گہری نظر ڈالیں۔ اور اس امر کا قطعی اور یقینی ثبوت فراہم کردیں کہ فی الواقعہ موجودہ بائیبل میں یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں تحریف ہوچکی ہے۔ بلکہ اب بھی ہو رہی ہے چونکہ بائیبل بہت سی کتابوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ وہ ایک نہایت ضخیم مجموعہ ہے اس لئے یہ مضمون مختلف اقساط میں ہدیہ ناظرین ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ

آج ہم پادری ایلس صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے پہلے تو اصولی طور پر بائیبل کے وہ حصے متعین کرتے ہیں۔ جن کا محرف ہونا پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے۔ اس کے لئے ہم چند اصول درج ذیل کرتے ہیں۔

اوّل۔ بائیبل کے تمام وہ حصے محرف ہوں گے جن میں صریح طور پر انسانی ہاتھ کا دخل نظر آتا ہو۔ اور ان کا محرف ہونا بالبداہت ہر انصاف پسند تسلیم کرنے پر مجبور ہو۔

دوم۔ تمام وہ حصے جو ساری بائیبل اور تمام انبیاء کی مشترکہ تعلیم یعنی توحید الٰہی کے خلاف ہوں وہ یقیناً بعد کی ایزاد اور محرف ہیں:۔

سوم۔ بائیبل کے وہ تمام حصے غیر صحیح قرار پائیں گے جن میں اللہ تعالےٰ کی صفات اور اس کی شان کے منافی باتیں اس کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

چہارم۔ بائیبل کے وہ تمام حصے یقیناً محرف اور مبدّل ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کے پاک نبیوں اور مقدس رسولوں پر جھوٹ چوری اور بدکاری کے ناپاک الزام لگائے گئے ہیں:۔

پنجم۔ بائیبل کے ان تمام حصوں کو الحاقی اور غیر صحیح تسلیم کرنا پڑے گا۔ جن میں انسانی فطرت کے خلاف تعلیم دی گئی ہے۔

ششم۔ بائیبل کے ان تمام حصوں کو خدا کا کلام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جن کے متعلق حضرت موسےٰ یا حضرت مسیح یا کسی اور نبی نے یہ تصریح نہیں فرمائی کہ یہ خدا کا کلام ہیں۔ ایسے تمام حصوں کے متعلق یہی ماننا پڑے گا کہ وہ کسی انسان کی طرف سے بائیبل میں داخل کردیئے گئے ہیں۔

ہفتم۔ بائیبل کے ان حصوں کو بھی ہرگز صحیح اور الہامی قرار نہیں دیا جاسکتا جن میں اللہ تعالےٰ کے واضح قانون قدرت کے خلاف باتیں بیان ہوئی ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت خدا کا فعل ہے اور کلام الٰہی اس کا قول اور خدا کے قول اور فعل میں مخالفت نہیں ہوسکتی:۔

ہشتم۔ بائیبل میں بہت سے حصے باہم متضاد اور متناقض ہیں۔ واقعات کے بیان میں بھی کھلا کھلا تضاد پایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت واضح بات ہے کہ ایسے تمام متضاد بیانات قطعی طور پر الہامی نہیں ہیں۔ اوّل۔ یہ دونوں متضاد بیانات ہی غلط قرار پاتے ہیں۔ ورنہ دو متضاد بیانوں میں سے ایک کا غلط ہونا تو آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہے۔

نہم۔ بائیبل کے وہ حصے بھی محرف اور مبدّل ہیں۔ جن میں آئندہ ظاہر ہونے والے عظیم الشان موعود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی عظیم امت کے متعلق پیشگوئیوں کو یہود و نصاریٰ نے لفظی اور معنوی طور پر ایسا رنگ دیا ہے کہ وہ سرور کونین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہونے والی قرار نہ پاسکیں۔ ہاں یہ الٰہی تصرف ہے کہ باوجود

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

رپورٹ از یکم جون تا ۱۲ جون ۱۹۶۳ء

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

عرصہ زیر رپورٹ میں حضور کی اصل بیماری کی کیفیت تو یکساں رہی۔ مگر اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بے چینی کی تکلیف میں نمایاں کمی رہی۔ ماہ مئی میں حضور لاہور طبی معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ اس وقت تک سے لے کر اب تک انگریزی طریق علاج کے ڈاکٹروں یعنی مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب ڈاکٹر رشید صاحب ڈاکٹر ذکی حسن صاحب کے مجوزہ علاج جاری ہیں۔ نیز حکیم محمد نبی صاحب کا علاج اور ڈاکٹر محمد افضل صاحب ہومیوپیتھ کا علاج بھی جاری ہے۔ مکرم حکیم صاحب اور ڈاکٹر محمد افضل صاحب سے ہفتہ میں ایک بار آدمی بھجوا کر مشورہ لیا جاتا رہا۔ اور علاج میں جو تبدیلی وہ فرماتے رہے اس کے مطابق ادویہ دی جاتی رہیں۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۶/۶/۶۳

اہل کتاب کی ان ساری کوششوں کے آج بھی مجموعۂ بائبل میں ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جن سے ایک خدا ترس انسان حضرت بانیٔ اسلام علیہ التحیہ والسلام اور آپ کی امت کے متعلق اللہ تعالےٰ کے وعدوں کو پورا ہوتا ہوا بچشم خود دیکھ سکتا ہے۔ بہرحال اس حصہ میں بھی خاصی تحریف کی جاچکی ہے اور آج بھی کی جا رہی ہے۔

دھم:۔ تمام وہ حصے جنہیں یہودی یا عیسائی بزعم خود اپنے عقیدہ یا عمل کے خلاف پا کر حذف کر رہے ہیں یا ان میں اپنی منشا کے مطابق ترمیم کر رہے ہیں وہ حصے تو بائبل کے محرف ہونے پر بولتی تصویر ہیں ایسے حوالے بھی کچھ کم نہیں ہیں۔

یہ دس **اصولی** باتیں ہیں یا دس اصولی حصے ہیں جو محرف طور پر بائبل میں پائے جاتے ہیں حقیقت میں تو ان میں سے ہر حصہ قرآنی دعویٰ کی حقیقت کو ثابت کرنے والا اور بائبل کی اہمیت کو گرا دینے والا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ عیسائی دوست ٹھنڈے دل سے ہمارے پیش کردہ اصولوں پر اور آئندہ پیش ہونے والے حوالہ جات پر غور کریں۔

پہلے اصول کی وضاحت کے طور پر آج ہم موجودہ بائبل سے ایسے پینتیس ۳۵ حوالہ جات درج کرتے ہیں جن کا بالبداہت الحاقی ہونا ہر عقلمند کو مسلم ہوگا۔ کیونکہ ان حوالہ جات میں "آج تک" وغیرہ کا ایک ایسا لفظ موجود ہے جس سے ظاہر و باہر ہے کہ یہ حصہ بعد میں کسی شخص نے تاریخی یادداشت کے طور پر درج کر دیا ہے حوالہ جات درج ذیل ہیں:۔

(۱) "اور یہ راخل کی قبر کا ستون آج تک موجود ہے۔"
(پیدائش ۳۵/۲۰)

(۲) "سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موآب کی سرزمین میں مر گیا۔۔۔۔۔ پر آج کے دن تک کوئی اس کی قبر کو نہیں جانتا۔" (استثناء ۳۴/۵-۶)

(۳) "اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا۔" (استثناء ۳۴/۱۰)

(۴) "اور یشوع نے راحبہ فاحشہ کی اور اس کے باپ کے گھرانے کی اس سب سمیت جو اس کا تھا جاں بخشی کی۔ اس کی بود و باش آج کے دن تک اسرائیل میں ہے۔"
(یشوع ۶/۲۵)

(۵) پھر انہوں نے اس کے اوپر پتھروں کا بڑا تودہ کیا جو آج تک ہے۔ تب خداوند نے اپنے قہر کی بھڑک کو ان پر سے پھیرا اس لئے اس جگہ کا نام آج تک اا وادیٔ عکور ہے۔" (یشوع ۷/۲۶)

(۶) "انہوں نے یشوع کے حکم سے انہیں درختوں پر سے اتارا اور اسی غار میں جس میں وہ جا چھپے تھے ڈال دیا اور غار کے منہ پر بڑے بڑے پتھر رکھے چنانچہ وہ آج کے دن تک ہیں۔"
(یشوع ۱۰/۲۷)

(۷) "جسوری اور معکاتی آج تک اسرائیلیوں کے درمیان بستے ہیں۔"
(یشوع ۱۳/۱۳)

(۸) "سو حبرون اس وقت سے آج تک قنزی یفنّہ کے بیٹے کالب کی میراث ہوا۔"
(یشوع ۱۴/۱۴)

(۹) "اور ان کنعانیوں کو جو جزر کے باشندے تھے خارج نہ کیا سو وہ آج کے دن تک بنی افرائیم کے ساتھ بستے ہیں۔"
(یشوع ۱۶/۱۰)

(۱۰) "وہاں ایک شہر بنایا اور اس کا نام لوز رکھا چنانچہ آج تک اس کا یہی نام ہے۔"
(قاضیوں ۱/۲۶)

(۱۱) "تب جدعون نے وہاں خداوند کے لئے مذبح بنایا اور اس کا نام یہوواہ سلوم رکھا۔ سو وہ ابیعزریوں کے عفرہ میں آج کے دن تک موجود ہے۔"
(قاضیوں ۶/۲۴)

(۱۲) "ان کے تیس شہر تھے جن کے نام آج کے دن تک حاویت یائیر ہیں۔"
(قاضیوں ۱۰/۴)

(۱۳) "اس نے اس جگہ کا نام عین ہقورے رکھے جو لحی میں آج تک ہے۔"
(قاضیوں ۱۵/۱۹)

(۱۴) "۔ دجون کے کاہن اور سب کوئی جو دجون کے گھر میں داخل ہوتے ہیں دجون کی دہلیز پر اشدود میں آج تک پاؤں نہیں رکھتے ہیں۔"
(۱۔سموایل ۵/۵)

(۱۵) "۔۔۔۔۔ ابیل کے بڑے پتھر تک تھے جس پر انہوں نے خداوند کے صندوق کو رکھا تھا جو آج کے دن تک بیت شمسی یشوع کے کھیت میں موجود ہے۔"
(۱۔سموایل ۶/۱۸)

(۱۶) "صقلاج آج کے دن تک یہوواہ کے بادشاہوں کے عمل میں ہے۔" (۱۔سموایل ۲۷/۶)

(۱۷) "سو اس نے اس دن سے اسرائیل کے لئے یہی قانون اور آئین مقرر کیا جو آج تک ہے۔"
(۱۔سموایل ۳۰/۲۵)

(۱۸) "بیروتی جتیم کو بھاگ گئے چنانچہ آج کے دن تک وہ وہیں رہتے ہیں۔"
(۲۔سموایل ۴/۳)

(۱۹) "اس نے اس جگہ کا نام پرض عزہ رکھا جو آج کے دن تک ہے۔" (۲۔سموایل ۶/۸)

(۲۰) "آج کے دن تک وہ یاد ابی سلوم کہلاتا ہے۔"
(۲۔سموایل ۱۸/۱۸)

(۲۱) "اس نے ان کا نام کابول کا ملک رکھا جو آج کے دن تک ہے۔" (۱۔سلاطین ۹/۱۳)

(۲۲) "سو اسرائیل آج کے دن تک داؤد کے گھرانے سے باغی ہے۔" (۱۔سلاطین ۱۲/۱۹)

(۲۳) "ان چشموں کا پانی اچھا کیا گیا جو آج کے دن تک ہے۔" (۲۔سلاطین ۲/۲۲)

(۲۴) "اور بعل کے بت کو چکنا چور کیا اور بعل کا گھر ڈھایا اور پائخانہ بنایا چنانچہ آج کے دن تک ہے۔" (۲۔سلاطین ۱۰/۲۷)

(۲۵) "اور اس کا نام یقتیل رکھا جو آج کے دن تک ہے۔"
(۲۔سلاطین ۱۴/۷)

(۲۶) "اور ارامی ایلت میں آئے اور آج کے دن تک وہ وہیں بستے ہیں۔"
(۲۔سلاطین ۱۶/۶)

(۲۷) "اور ان باقی عمالیقیوں کو جو بھاگ نکلے تھے قتل کیا اور آج کے دن تک وہاں بستے ہیں۔" (۱۔تواریخ ۴/۴۳)

(۲۸) "اور انہیں خلح کو اور خابور اور ہارا اور جوزان کی نہر کو لایا یہ آج کے دن تک وہیں ہیں۔"
(۱۔تواریخ ۵/۲۶)

(۲۹) "اور اسنے اس مقام کا نام پرض عزا رکھا جو آج تک اس کا نام ہے۔" (۱۔تواریخ ۱۳/۱۱)

(۳۰) "ان کے سرے صندوق پر سے الہام گاہ کے آگے دکھائی دیتے تھے پر باہر سے نہیں دکھائی دیتے تھے اور وہ وہاں آج کے دن تک ہیں۔" (۲۔تواریخ ۵/۹)

(۳۱) "سو اسرائیل آج کے دن تک داؤد کے گھرانے سے باغی ہیں۔"
(۲۔تواریخ ۱۰/۱۹)

(۳۲) "اور سب گانیوالے اور گانے والیاں اپنے مرثیوں میں آج کے دن تک یوسیاہ کا ذکر کرتی ہیں۔"
(۲۔تواریخ ۳۵/۲۵)

(۳۳) "اور انہوں نے اس کا نام باماہ رکھا جو آج کے دن تک ہے۔"
(حزقیل ۲۰/۲۹)

(۳۴) "پس انہوں نے صلاح کر کے ان روپیوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنے کے لئے خریدا۔ اس سبب سے وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔" (متی ۲۷/۷-۸)

(۳۵) "پس انہوں نے روپے لے کر جیسا سکھائے گئے تھے ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہے۔"
(متی ۲۸/۱۵)

ان پینتیس ۳۵ حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ یہ سب کے سب بعد کے زمانہ میں لکھنے والے نے اسلئے بڑھا دئے ہیں تا یہ ثابت کرے کہ اسنے جو بیان درج کیا ہے وہ آجتک موجود ہے اور جس چیز کا اس نے ذکر کیا ہے وہ آج تک اسی طرح قائم ہے۔ کیا کوئی پادری صاحب ان عبارتوں پر غور کرنے کے بعد یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ یہ الہامی کلام ہے اور خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے؟۔

درخواست دعا

میرا بچہ مبشر احمد ۱۵ دن سے بوجہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالواحد سابق درویش قادیان حال ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

پاکستان میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

مکرم بشیر طاہر صاحب لاہور

آزادی کے بعد پاکستان میں عیسائی مشنریوں نے بڑی سرگرمی کے ساتھ زندگی کے تمام شعبوں میں برتری حاصل کرنے کیلئے ایک وسیع اور منظم منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دیا اور آج آزادی کے سولہ سال بعد یہ صورت حال ہے کہ — عیسائیت پاکستانیوں کے لئے مسئلہ کشمیر کے بعد سب سے بڑا مسئلہ بن چکی ہے اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مضبوط قوت فیصلہ کی ضرورت ہے۔

یہ حقیقت ہے۔

اور اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ عیسائیت نے غیر محسوس طریقے سے ہماری معاشرتی زندگی کے تمام شعبوں کو بری طرح متاثر کیا ہے۔

- تہذیب و تمدن
- تعلیم و تربیت
- علم و ادب
- رسم و رواج
- صنعت و حرفت
- تجارت وغیرہ

غرض زندگی کا ایسا کوئی شعبہ نہیں جو اس کی زد سے محفوظ ہو اور اگر کوئی ایسا شعبہ باقی رہ گیا ہو تو وہ یقیناً اس تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد

گذشتہ دنوں عیسائیوں نے سرکاری طور پر جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے مطابق عیسائیوں کی تعداد میں آزادی کے بعد ستر گنا اضافہ ہوا ہے۔ جس میں نسلی عیسائیوں میں اضافہ کی اوسط چھ گنا اور نئے عیسائیوں میں اضافے کی اوسط گیارہ گنا ہے۔ دوران اثنا گذشتہ ایک سال اور دو ماہ کے دوران عیسائیوں کی تعداد میں ۲۲ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ان ایام میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں تیزی اختیار کر گئی ہیں اور وہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے وہ تمام حربے اختیار کر رہی ہیں۔ جو وہ کر سکتی ہیں عیسائی مشنریوں کی فوری کامیابی کی ایک اور بنیادی وجہ گذشتہ دنوں مسلمان علماء کی تکفیری جنگ بھی ہے۔ چنانچہ صرف تکفیری جنگ کے دوران گیارہ ہزار مسلمانوں نے (صرف مغربی پاکستان میں) عیسائیت قبول کی دیہات میں یہ اوسط افسوسناک حد تک کافی ہے۔ چنانچہ گیارہ ہزار میں سے ساڑھے نو ہزار افراد نے دیہاتوں میں عیسائیت قبول کی ہے۔ آزادی کے بعد عیسائی مشنریوں کی اس کامیابی کی متعدد وجوہ ہیں جن میں مندرجہ ذیل وجوہ اہم ہیں۔

- بیروزگاری اور افلاس
- معیار زندگی بڑھانے کا جنون
- علماء کی عدم توجہی
- بنیادی سہولتوں کا فقدان
- مراعات یافتہ طبقہ کا تسلط
- سیاسی اور معاشی بد اطمینانی
- معاشرتی اکھاڑ پچھاڑ

عیسائی مشنریوں نے ان وجوہ سے فائدہ اٹھانے کا تہیہ کر لیا انہوں نے صرف یہ کہ مسلمانوں "مشرف بہ عیسائیت" کرنے کے لئے ترغیب و تحریص کے تمام جال بچھا دئے۔ بلکہ علماء کی باہمی آویزش اور اختلافات سے بھی استفادہ کیا۔ اسلام کے بارے میں علماء کے متضاد خیالات کو وسیع پیمانے پر پھیلایا۔

دائرہ تبلیغ

عیسائیوں کا دائرہ تبلیغ سابق پنجاب کے بعض اضلاع میں زیادہ وسیع رہا ہے کیونکہ ان اضلاع میں ان کے لئے کافی "خام مال" تھا۔ چنانچہ لائلپور، سیالکوٹ، سرگودھا، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ منٹگمری اور ملتان میں نہ صرف یہ کہ عیسائیوں کی تبلیغ کے مضبوط مرکز قائم ہو چکے ہیں بلکہ ان اضلاع کی بعض تحصیلوں میں عیسائی آبادی پر مشتمل گاؤں بھی آباد ہو چکے ہیں۔ عیسائی مشنریوں کا پروگرام یہی ہے۔ کہ ان اضلاع کو زیادہ سے زیادہ آئندہ تیس سال تک عیسائیوں کی اکثریت کا علاقہ بنا دیا جائے تاکہ وہ مغربی پاکستان کے وسطی اضلاع کی زندگی پر کنٹرول حاصل کر لیں۔ سابق سندھ اور سابق صوبہ سرحد میں بھی عیسائیوں کے تبلیغی مرکز اور جماعتیں نمایاں کام کر رہی ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں یہ لوگ نہ صرف یہ کہ پمفلٹوں اور اشتہاروں کے ذریعے بلکہ رقص و سرود کی پارٹیاں بنا کر عوام کو عیسائیت کی طرف کھینچ رہے ہیں اس وقت مندرجہ ذیل مقامات پر عیسائیوں کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ — لاہور گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ چوہڑکانہ۔ لائلپور۔ ڈسکہ نارووال۔ وزیرآباد۔ گجرات۔ لالہ موسے۔ جہلم راولپنڈی۔ ٹیکسلا۔ مردان۔ نوشہرہ۔ پشاور۔ سوات۔ اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ بددملہی۔ سیالکوٹ میاں چنوں۔ ملتان۔ سکھر۔ رحیم یار خاں۔ حیدرآباد نواب شاہ۔ لاڑکانہ۔ کنری۔ سندھ۔ میرپورخاص سانگھڑ۔ جیکب آباد۔ کوئٹہ۔ زیارت۔ مری ایبٹ آباد کراچی اور گوادر۔ یہ عیسائیت کی تبلیغ کے بڑے بڑے مرکز ہیں ان کے علاوہ مغربی پاکستان میں شاید ہی ایسا کوئی قصبہ ہو جو ان کی دسترس سے باہر ہو خاص طور پر کھنل گدو بیراج اور غلام محمد بیراج کے علاقے میں ان کی سرگرمیاں انتہائی زور پکڑ چکی ہیں۔

قبائلی علاقوں میں عیسائیت

پاکستان کے قبائلی نہ صرف فوجی اعتبار سے بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہیں لیکن اب وہاں بھی "عیسائیت" نے پاؤں پھیلانے شروع کر دیئے ہیں چنانچہ اب قلات اور سوات کی ریاستوں میں بھی عیسائیوں نے اپنے تبلیغی مراکز قائم کر لئے ہیں۔

قبائلی علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ پر پاکستانی عوام کو بجا طور پر حیرت ہے کیونکہ اس علاقے میں پہلے کبھی مسلمانوں کے دوسرے مخالف فرقوں نے بھی تبلیغی سرگرمیوں کی جرأت نہیں کی تھی لیکن خاص طور پر وارسک ڈیم کی تعمیر کے دوران عیسائیوں کو اس علاقے میں پاؤں پھیلانے کا موقع مل گیا۔

کارخانوں میں عیسائیوں کی سرگرمیاں

اکثر لوگوں کو یہ بات بڑی حیرت انگیز معلوم ہو گی کہ سابق پنجاب کی ملوں میں عیسائیوں کی تعداد میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کارخانوں میں مل مالکوں کو یہ ترغیب دی جاتی ہے کہ اگر وہ عیسائیوں کو ملازم رکھنے کے لئے تیار نہیں تو انہیں متعلقہ ملک سے مشینری درآمد کرنے کی تمام سہولتیں فراہم کی جائیں گی چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کی نجی کمپنیوں اور صنعتی اداروں کو ادھار پٹے پر مشینری درآمد کرنے کی سہولت اسی بنا پر فراہم کی جاتی ہے۔

تعلیمی اور طبی ادارے

عیسائی مشنریوں کے طبی اور تعلیمی ادارے تبلیغ کا بہت بڑا سرچشمہ ہیں۔ مشنریوں کے تعلیمی ادارے تو خود حکومت کے لئے دردسر بن چکے ہیں ان اداروں میں سرکاری افسروں کے علاوہ بڑے بڑے تاجروں اور صنعت کاروں کے بچے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور یہ سب کے سب رفتہ رفتہ ایک منظم منصوبے کے تحت ملک اور قوم کے لئے بے کار ہو کر رہ جاتے ہیں اسی طرح یہ ادارے عیسائیت کے لئے "خام مال" کے گودام کا کام دیتے ہیں۔ اسی طرح مشنری ہسپتالوں میں بھی "تبلیغ" خاموشی سے جاری ہے ان اداروں میں مریضوں کی غربت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہمارا معاشرہ تپ دق۔ کوڑھ اور دوسرے مہلک امراض میں افراد کو اپنے معاشرے سے نکال باہر کرتے ہیں لیکن عیسائی مشنری اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں اور انھیں علاج معالجہ اور سہارے کے لالچ دے کر اپنے مذہب میں لانے کی پوری کوشش کرتے ہیں

کیا کرنا چاہیئے

ملک و ملت کے مجموعی مفاد کا تقاضا ہے کہ ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کا مقابلہ کیا جائے۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر عیسائیت کے مقابلہ کے لئے ایک متحدہ پلیٹ فارم بنا لیں۔

اگر ہمارے عوام اور حکومت خواب غفلت سے نہیں جاگے گی تو پھر انھیں کوئی بھی نئی غلامی کی اس پر اسرار زنجیر سے نہیں بچا سکے گا۔ جو ان کے ارد گرد تیار کی جا رہی ہے۔

(بشیر طاہر)

ترسیل زر
اور
انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں

درخواستِ دعا

میری بچی عزیزہ راشدہ عمر ۹ سال ۸ جون کو ۴۱/۲ بجے شام اپنے رہائشی چوبارہ کی کھڑکی میں سے قریباً ۲۵ فٹ نیچے پختہ فرش پر گر گئی تھی اس حادثہ کی وجہ سے اس کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور بائیں طرف کان پر شدید چوٹ آئی ہے۔ اس طرح چوٹ اور صدمہ کی وجہ سے بچی کا دایاں پہلو خصوصاً ہاتھ اور پاؤں بے حس ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے دوہری تکلیف اور پریشانی ہے۔ علاج جاری ہے اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت اور اس کے فضل سے اب اگرچہ خطرہ کی حالت نہیں رہی تاہم گھبراہٹ اور تشویش ہر آن ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بچی کی صحت کی بحالی کے لئے اڑھائی تین ماہ عرصہ لگے گا۔ میں اپنے تمام بزرگوں اور کرم فرماؤں سے بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کاٹلس ایجنسی لوہاری گیٹ ملتان)

دلیا جٹاں (آزاد کشمیر) میں جماعت احمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۷/۵/۶۳ جماعت احمدیہ دلیا جٹاں علاقہ راجدھانی کا جلسہ بعد نماز عصر زیر صدارت راجہ کفایت علی صاحب ممبر یونین کونسل منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربیان سلسلہ نے سیرت النبی اور صداقت مسیح موعود کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ ایک غیر از جماعت دوست نے ظہور مہدی کے بارے میں سوالات کئے۔ ان کے جوابات جلسہ میں مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب نے دیئے۔ رات کو بعد نماز عشاء ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔

(خاکسار محمد اسد اللہ خان راجوری)

پتہ کی ضرورت

چوہدری محمد شریف صاحب ہاشمی موصی ۶۲۳۱ ولد محمد عظیم صاحب سابقہ سکونت گجو چک ڈاک خانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے موجودہ پتہ کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو مطلع فرمائیں یا موصی اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے پتہ سے فوری اطلاع دیں۔ یہ دوست مارچ ۱۹۶۱ء میں روم نمبر ۱۲ اسٹریلیا مینشن لاہور میں مقیم تھے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تحریک دعا

مکرم بشیر احمد صاحب میانوالی نے ۵ روپے ارسال فرما کر ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دینی و دنیاوی لحاظ سے ترقی عطا فرمائے۔ اور صحت کاملہ عطا فرما دے۔

۲۔ محترم خان دفتر الحاج خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ نے میٹرک کے امتحان میں کامیابی کی خوشی پر کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ دینی اور دنیاوی کامیابیوں کا موجب بنائے۔

۳۔ مکرم خلیل احمد ابن الحاج خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ نے میٹرک کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں کسی مستحق کے نام خطبہ جاری کروایا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری طرف سے دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائیں۔

۴۔ میرے خاوند مکرم مولوی صدر الدین صاحب کو گذشتہ ایام موٹر دکشہ کا حادثہ پیش آیا تھا بہت سے احمدی احباب کی طرف سے خطوط موصول ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب آپ کو کافی افاقہ ہے الحمد للہ سب کو شکر کے خطوط لکھنے سے معذور ہیں لہذا بذریعہ اخبار تمام بھائیوں کا شکریہ اور شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کرنے کی درخواست کرتی ہوں۔

حمیدہ بیگم اہلیہ مولوی صدر الدین صاحب کراچی

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ سخت بیمار ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (محمد شفیع از کوئٹہ)

۲۔ مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب خالد مینیجر پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی کا اکلوتا لڑکا عزیزم عبد الباسط کافی دیر سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے شفا کامل عطا فرمائے۔ آمین (حمیدہ احمد اختر ربوہ)

۳۔ میرے بھائی جان سید محمد احمد فیض مری میں بوجہ بخار اور جوڑوں کی درد کے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ نیز میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (خاکسار سید کاظم حسین شاہ صاحب چک ۲۸۳ ج۔ ب براستہ پکا انا ضلع لائلپور)

۴۔ والد محترم حکیم مکرم کی طبیعت چند دنوں سے پھر خراب چلی آ رہی ہے کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد ملک خیرپور)

۵۔ میری چھوٹی لڑکی امتہ المتین سات آٹھ دن سے بہت بیمار ہے۔ احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد یوسف علی ریٹائرڈ ڈسپنسر سول ہسپتال حال شجاع آباد ضلع ملتان)

۶۔ میرے والد صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات میں طویل عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں نیز میری بیوی بھی عرصہ چودہ سال سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اس وقت مادلینڈ ہسپتال میں ہیں ان کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے بھی دعا فرما دیں۔

(خاکسار امجد علی مدرس مدرسہ علاء الدین کے۔ ڈاک خانہ ونیکے تارڑ براستہ حافظ آباد گوجرانوالہ)

۷۔ خاکسار کے بعض عزیزوں نے مختلف امتحانات دئے ہوئے ہیں، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر مخلصین کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان عزیزوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے اللہ سے دعا فرما دیں۔

(سرور عبد الحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید ربوہ)

۸۔ خاکسار کی بیوی ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست ہے (خاکسار ناصر طاہر سیالکوٹی پشاور)

۹۔ مجھے اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے تاہم احباب اپنی خصوصی دعاؤں میں خاکسار کو ضرور یاد رکھیں (ملک عزیز احمد عفی عنہ بنگلہ نمبرا کلڈنہ مری ہلز)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا چھوٹا لڑکا بعمر آٹھ ماہ مختصر سی علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گیا ہے۔ دوست دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(مبارک احمد آف قادیان۔ حال سرگودھی مال ترگڑی ضلع گجرانوالہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری رفیقہ حیات مکرمہ رسول بی بی صاحبہ والدہ چوہدری عبد المنان صاحب گمری سندھ ایک لمبی علالت کے بعد ۱۳/۶/۶۳ کو ۹ بجے رات لاہور میں وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی کے پاس حاضر ہو گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ۱۴/۶/۶۳ کی صبح کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز جمعہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار تھیں۔ تقریباً ۶۰ سال کی عمر پائی اپنی یادگار دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑیں جو کہ اپنے اپنے گھر آباد ہیں اور صاحب اولاد ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار محمد ملک چوہدری پیپلز کالونی۔ لائلپور)

۲۔ مورخہ ۲/۵/۶۳ کو لجنہ اماء اللہ مجوکہ کی سرگرم کارکن محترمہ بخت والی صاحبہ بنت ملک فضل الٰہی صاحب مجوکہ اچانک دورہ قلب میں مبتلا ہو کر انتقال فرما ہو گئیں۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ تھیں صدقہ و خیرات کرتی تھیں اور جماعتی تنظیم کے تحت ہمیشہ میرے ساتھ تعاون سے لجنہ اماء اللہ مقامی کی معرفت چندہ جات تحریک جدید اور مساجد بیرون ملک اور دیگر مرکزی یا مقامی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ سلسلہ عالیہ سے خاص محبت تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر سننے کا از حد شوق تھا۔ مرحومہ کی اولاد میں صرف دو لڑکے محمد ظفر اللہ خان و محمد نصر اللہ خان بعمر ۱۱ سال و پانچ سال ہیں۔ احباب مرحومہ کی اولاد اور ان کے شوہر ملک طالع محمد صاحب کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلائے اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

(خاکسار بخت بھری صدر لجنہ اماء اللہ مجوکہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

ضروری اعلان باندھی ضلع نوابشاہ کے احمدی احباب تازہ پرچہ منظور نیوز ایجنسی سے حاصل کیا کریں۔ (مینیجر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے لئے جل مرف اس سے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ ۱۰/۱ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے والسلام۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۰۹۱:۔ میں ناہید گل عنبر زوجہ صوفی خلیل احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-۱۱ پاکستان کوارٹرس لارنس روڈ کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ سات ہزار روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔ دیگر طلائی ایک جوڑی وزن ۳ تولہ انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱ تولہ بالی طلائی دو عدد وزن ۸ تولہ۔ ٹاپس طلائی ۲ عدد وزن ۱ تولہ ہار طلائی وزن ۳ تولہ نکہ طلائی ایک عدد وزن ½ تولہ کل وزن مبلغ ½۱۲ تولہ قیمت -/۱۸۹۷ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۸ اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ ناہید گل عنبر۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۹۲:۔ میں نسیم اختر زوجہ چوہدری نذیر احمد اسلم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/۱۹ محمد آباد کالونی نزد راشن شاپ نمبر ۲۲ کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے تھا جس میں سے مبلغ -/۳۰۰ روپے وصول کر چکی ہوں باقی میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) گلوبند طلائی ایک عدد وزن ½۲ تولہ (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۲ تولہ) جملہ وزن ½۶ تولہ قیمت -/۷۸۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط یکم اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ نسیم اختر۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۹۳:۔ میں سیدہ فرخ ممتاز زوجہ سید غلام السیدین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء ساکن ۸/۷۷۷ عزیز آباد کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ چوڑیاں طلائی ۱ عدد وزن ۱۰ تولہ
۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ } جملہ وزن ۱۱ تولہ

قیمت -/۱۲۶۵ روپے اس کے علاوہ میری اور جائداد کوئی نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد حصہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ فرخ ممتاز گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۰۳۹:۔ میں صوفی عبد الغنی صاحب ولد غلام قادر صاحب قوم بھٹی پیشہ حجام عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک رہائشی مکان خام واقع احمد نگر جس کی کل قیمت مبلغ -/۶۰۰ روپے ہے (۲) ایک دوکان خام واقع احمد نگر جس کی کل قیمت مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے اس جائداد کی مجموعی قیمت مبلغ -/۹۰۰ ہے میں اس کے ½ حصہ کا مالک ہوں اور میں اپنے حصہ مبلغ -/۴۵۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ پیشہ خود تقریباً مبلغ -/۷۰ روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ راقم الحروف نور احمد عابد صدر جماعت احمدیہ احمد نگر۔ العبد نشان انگوٹھا۔ صوفی عبد الغنی ولد غلام قادر احمد نگر ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد عثمان ولد عبد الرحمن شاہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد نگر۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت

مسل نمبر ۱۷۰۴۰:۔ میں ریاض احمد چوہدری ولد چوہدری سلطان علی قوم جٹ چندھڑ پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی گکھڑ منڈی حال لاہور ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں اور آبائی جائداد کے وارث ہیں (۲) میں اس وقت ایم بی بی ایس فائنل کا طالب علم ہوں مجھے میرے جیب خرچ کے لئے -/۵۰ روپے ماہوار میرے والدین ادا کرتے ہیں میں اس جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں گا اور جو ماہوار آمد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ریاض احمد کمرہ نمبر ۲۸ میڈیکل کالج ہاسٹل لاہور تصدیق نور احمد خاں صدر حلقہ سول لائن لاہور۔ گواہ شد فقیر اللہ موصی نمبر ۸۰۵۷ گواہ شد عبد الواحد خان موصی نمبر ۲۷۵۱

مسل نمبر ۱۷۰۴۱:۔ میں شیخ فضل احمد ولد شیخ برکت علی قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور۔ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۳/۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل جائداد منقولہ بصورت نقدی مبلغ تیرہ ہزار چار سو بائیس (۱۳۴۲۲) روپے ۹۹ پیسے ہے اور بصورت سکنی زمین بمقام لائل پور پانچ مرلے جس کی قیمت اس وقت پندرہ سو روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے اور اسی نقد روپیہ سے جو تجارت پر لگا ہوا ہے میں اپنا گزارہ کر رہا ہوں۔ لہٰذا اپنی کل جائداد مبلغ ۱۴۹۲۲ روپے ۹۹ پیسے کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد میں داخل کر کے اس کی رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ جائداد کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔

میرا گزارہ اس وقت تجارت پر ہے جس سے مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ بقلم خود شیخ فضل احمد
گواہ شد:۔ شیخ محمد یوسف
گواہ شد۔ محمد اسمعیل دیالگڑھی مربی انچارج لائل پور۔

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے میرے پوتے کو شدید علالت کے بعد صحت عطا فرمائی ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے بچے کی آئندہ صحت اور نیکی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بیگم کیپٹن صاحب دین محمد علی شہاب الدین روڈ سیالکوٹ شہر)

نوٹ:۔ آپ نے اسی خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے غیر انتخابی الفضل جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

ضروری اور اہم خبریں

• لاہور ۱۹ر جون۔ آئندہ مالی سال کے لئے ریلوے کا بجٹ پاس ہو گیا۔ کل صوبائی اسمبلی نے تین کروڑ اکسٹھ لاکھ چھیتر ہزار روپے کے نئے اخراجات کے لئے چار مطالبات منظور کر لئے۔ ایک مطالبہ زیر کل دو گھنٹے تک بحث ہوتی۔ بعد ازاں ڈپٹی سپیکر جناب اسحاق کنڈی نے جو اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ تمام مطالبات زیر بحث لائے بغیر ایوان کے سامنے پیش کئے جنہیں ایوان نے منظور کر لیا بحث کے دوران حزب اختلاف کے میاں محمد اکبر نے الزام لگایا کہ بھارت سے کوئلے کی خریداری کے معاہدے کے تحت ریلوے حکام نے ۸۰۰ ویگن بھارت بھیجے تھے جن میں سے پانچ سو ویگن بھارت نے روک لئے ہیں۔ اور ایسے موقع پر جب کہ پاکستان کو خود ویگنوں کی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے بھارت نے پاکستانی ویگنوں کو چین کے خلاف لڑائی میں سرحدوں پر اسلحہ بھیجنے کے لئے استعمال کیا اور ابھی تک یہ ویگن بھارت میں رکے ہوئے ہیں۔

• نئی دہلی ۱۹ر جون بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل سری نگر میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے امریکہ اور برطانیہ کو صاف طور پر بتایا۔ . . . . کہ کشمیر تقسیم نہیں کیا جائے گا اور اس پر بین الاقوامی کنٹرول کے ہر منصوبے کی مخالفت کی جائے گی دس روزہ دورے پر مقبوضہ کشمیر پہنچے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر اس قسم کی کوئی بھی کوشش کی گئی تو اس علاقہ کا امن درہم برہم ہو جائے گا اور حالات خراب ہو جائیں گے چینی حملہ سے جو صورت حال پیدا ہوئی تھی پاکستان نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی۔

• نئی دہلی ۱۹ جون۔ بھارت کے اسلحہ سازی کے کارخانوں میں رواں مالی سال کے دوران ایک ارب روپے کا اسلحہ تیار کیا جائے گا اسلحہ کی پیداوار کی یہ مقدار پچھلے سال کے مقابلہ میں دوگنی ہے۔

• اقوام متحدہ ۱۹ر جون۔ سعودی عرب نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان کے نام ایک خط میں شکایت کی ہے کہ پچھلے چند ہفتوں کے دوران عرب جمہوریہ کے بمبار طیارے سعودی عرب کے تین شہروں پر زبردست بمباری کر چکے ہیں۔ سعودی عرب نے کہا ہے کہ اس نے ابھی تک انتہائی ضبط و تحمل سے کام لیا ہے۔ لیکن اب اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے اور اگر عرب جمہوریہ نے اشتعال انگیز سرگرمیاں بند نہ کیں تو جنگ کی آگ بھڑک اٹھنے کا خطرہ ہے۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ عرب جمہوریہ کے روسی ساخت کے طیاروں نے ۶ر اور ۸ر جون کو سعودی عرب کے تین شہروں نجران جیزان اور بندرگاہ خمیس پر زبردست بمباری کی تھی صرف جیزان میں بمباری سے تیس افراد ہلاک اور بائیس عمارتیں بالکل تباہ ہو گئی تھیں۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ یہ ہوائی حملے بین الاقوامی قانون کے تحت اعلان جنگ تصور کئے جا سکتے ہیں۔

• نئی دہلی۔ امریکہ کے سی نمبر ۱۱۹ قسم کے طیارے بھارت پہنچنا شروع ہو گئے۔ گذشتہ روز تین طیارے نئی دہلی پہنچے۔ اور مزید اکیس طیارے بہت جلد پہنچ جائیں گے۔ ہوائی اڈے پر قائمقام امریکی سفیر مقیم بھارت نے وزیر دفاع کے حوالے کئے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ امریکہ تمام دنیا کے تحفظ کے لئے بھارت کا دفاع ضروری سمجھتا ہے۔

• پیکنگ۔ حکومت چین کے بیان کے مطابق بھارتی طیارے نے ۱۴ر جون کو تبت کی سرحد پر ناجائز پرواز کی۔

• وارسا۔ فرانس کے نوجوان سائنسدان ڈاکٹر اڈوئن ڈولفس نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مریخ پر جاندار ذرات موجود ہیں۔ یہ ذرات ایک قسم کے ناخن پالش سے ملتے جلتے ہیں یہ اعلان وارسا میں ہونے والی بین الاقوامی خلائی تحقیقات کی کانفرنس میں کیا گیا۔

• جارج ٹاؤن۔ برطانوی گی آنا کے وزیر اعظم ڈاکٹر جیگن نے اپنی بیوی کو ملک کا وزیر داخلہ مقرر کیا ہے یہ عہدہ کلاڈ کرسچین کی موت کے بعد خالی ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر جیگن پر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ انہوں نے ملک کو اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے روس کے ہاتھ بیچ دیا ہے چنانچہ کلاڈ کرسچین کی اچانک موت کے بعد انہوں نے اپنی بیوی جانٹ کو وزیر داخلہ مقرر کر دیا ہے۔

قائدین خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سیالکوٹ گجرات۔ جہلم۔ سرگودھا بہاولپور بہاولنگر رحیم یار خان میرپور خاص کے اضلاع کے دورہ کے لئے ان خدام کے پاس دفتر مرکزیہ کا تعارفی خط بھی ہے۔ یہ دورہ چندہ دہندگان تحریک جدید میں اضافہ اور دیگر تربیتی امور کے لئے ہوگا۔ روپیہ کی وصولی یہ خدام نہیں کریں گے جملہ قائدین مجالس اضلاع و علاقہ سے درخواست ہے کہ ان سے ہر ممکن تعاون فرما کر ممنون فرما دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تحریک آزادیٔ کشمیر میں جماعت احمدیہ کا حصّہ

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) صدر صدر انجمن احمدیہ

کچھ عرصہ ہوا میری طرف سے "تحریک آزادیٔ کشمیر میں جماعت احمدیہ کا حصّہ" کے موضوع پر مقالہ لکھنے کی تحریک ہوئی تھی۔ اس پر ایک درجن سے زائد دوستوں کی طرف سے اطلاعات موصول ہو چکی ہیں کہ وہ یہ مقالہ لکھ رہے ہیں۔ میں ان دوستوں کو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انعام تو ایک ضمنی چیز تھی دراصل آپ ایسا کر کے سلسلہ کی ایک خدمت کریں گے اس لئے پوری محنت اور توجہ اور تحقیق کے بعد مضمون لکھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اسی سلسلہ میں دوسری تحریک میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت عطا فرمائی کہ وہ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت کشمیر میں کام کرتے رہے وہ بھی حالات لکھ کر ضرور بھجوائیں۔ میرے مخاطب وہ وکلاء بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شاندار خدمات کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے سب وکلاء کو اپنے فضل سے نوازا ہے اور اب وہ پاکستان کے چوٹی کے وکلاء میں شمار ہوتے ہیں کسر نفسی سے کام نہ لیں ان کے پاس قومی امانت ہے لہذا ان سے بھی پر زور درخواست ہے کہ وہ جلد حالات لکھ کر بھجوائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

مرزا ناصر احمد۔ از ربوہ

•۔ لاہور ۱۹ جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے ۱۹ جون ۱۹۶۳ء سے چینی کی تقسیم کے مراکز اور راشن ڈپوؤں پر چینی کی قیمت ۱۔۶۰ روپے من یا ایک روپیہ پچاس پیسہ (ڈیڑھ روپیہ) فی سیر مقرر کر دی ہے واضح رہے کہ اب تک چینی کی قیمت ایک روپیہ چھ آنے فی سیر تھی۔

•۔ کراچی ۱۹ جون۔ کینیڈا کے ہائی کمیشن کے اعلان کے مطابق وزارت تجارت کینیڈا نے مشرقی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے لئے ساٹھ لاکھ ڈالر کے قرض کی منظوری دی ہے تاکہ مشرقی پاکستان میں چار بجلی گھر قائم کرنے کے منصوبے کے لئے زر مبادلہ کا خرچ پورا کیا جا سکے ان بجلی گھروں کے قیام پر بطور مجموعی ڈیڑھ کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے اور یہ بجلی گھر مکمل ہونے کے بعد صوبے کے مختلف نو شہروں اور قصبوں کے لئے بجلی فراہم کریں گے یہ قرضہ ۲۰ ششماہی قسطوں میں واجب الادا ہوگا۔ اور پہلی قسط ۱۹۶۷ء میں ادا کی جائے گی۔

•۔ ڈھاکہ ۱۹ جون مشرقی پاکستان کے جنوبی حصوں۔ خاص طور پر چاٹگام کاکس بازار۔ کھلنا اور کرنافلی کے علاقوں میں بدستور شدید بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے اس علاقے کے سارے دریا اپنے کناروں سے امڈ آئے ہیں۔ دریائے کرنافلی نے کئی بند توڑ دیئے ہیں اور اس کی طغیانی متعدد علاقوں کے لئے خطرہ بن گئی ہے۔ چاٹگام اور کاکس بازار کے درمیان ٹیلی فون کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے اب ان دونوں شہروں کے درمیان صرف وائرلیس کا رابطہ باقی رہ گیا ہے سڑک کے ذریعے آمد و رفت کا سلسلہ پہلے ہی منقطع ہو چکا ہے۔ ڈپٹی کمشنر چاٹگام نے بتایا ہے کہ دریائے کرنافلی نے اپنے بائیں کنارے کے بند پشتے توڑ دیئے ہیں ان کی وجہ سے ایک لمبے چوڑے علاقہ میں فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور متعدد دیہات زد میں آ گئے ہیں۔

•۔ راولپنڈی ۱۹ر جون۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ سرحد کے چینی ماہروں اور پاکستانی ماہروں میں باہمی تبادلہ خیالات کے ذریعے مشترک سرحد پر نشان لگانے کے طریق کار کے بارے میں اتفاق ہو گیا ہے۔ دونوں ٹیموں نے فیصلہ کیا ہے کہ نشان لگانے کا کام ہوائی جہازوں کے ذریعے فوٹو لینے کے بعد شروع کیا جائے گا اور فوٹو لینے کا کام غالباً یکم جولائی کو شروع ہو جائے گا۔

شکریۂ احباب

میرے لڑکے عزیزی نصیر احمد بھٹی کی وفات پر جن احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی ہے میں ان کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ ان خطوط کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ فی الحال ان تمام خطوط کا جواب فرداً فرداً دینا میرے لئے تقریباً ناممکن ہے۔ لہذا اعلان ہذا کے ذریعہ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر میری دلجوئی فرمائی اور دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے

احباب کرام عزیز مرحوم کی بیوہ اور بچوں [illegible] اللہ تعالیٰ ان کا حامی و [illegible] [illegible] کو صبر جمیل عطا [illegible]

[illegible] بھٹی احمد کمرشل کالج کشمیری بازار [illegible] راولپنڈی